اسلامیات
لازمی
9

برائے جماعت نہم

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

اسلامیات

برائے جماعت نہم

برائے:
بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

اپیل!

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ طلبہ کے لئے نصاب کے تحت معیاری درسی کتب کی تیاری پر مامور ہے۔ بورڈ اس سلسلے میں نامور ماہرین کی خدمات سے استفادہ کرتا ہے۔ اگرچہ کتابوں کے مواد اور معیار کو بہتر بنانے کے لئے مسلسل کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس کے باوجود بھی بہتری کی گنجائش موجود رہتی ہے۔ غلطیوں کے امکانات کو رد نہیں کیا جاسکتا۔ اس پس منظر میں گزارش ہے کہ ہماری رہنمائی فرمائیں تاکہ درسی کتب کے معیار کو مزید بہتر بنایا جاسکے۔

یحییٰ خان مینگل

چیئرمین

بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

فون / فیکس نمبر: 081-2470501

ای میل: btbb_quetta@yahoo.com

جملہ حقوق بحق بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ محفوظ ہیں

منظور کردہ صوبائی محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کوئٹہ، پاکستان No. SO (Academic)/ EDN:/ 2-6/ 2276 مورخہ 18 جنوری 2013 بمطابق قومی نصاب 2006ء اور نیشنل ٹیکسٹ بک اینڈ لرننگ میٹریل پالیسی 2007ء دفتر ڈائریکٹر بیورو آف کریکولم اینڈ ایکسٹینشن سینٹر بلوچستان کوئٹہ بحوالہ مراسلہ نمبر C.B /9019 مورخہ 21 جنوری 2013 اس کتاب کو بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ نے ناشر سے پرنٹ لائسنس حاصل کر کے سرکاری سکولوں میں مفت تقسیم کے لیے بھی طبع کیا ہے۔ بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ اور ناشر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کا کوئی حصہ کسی امدادی کتاب یا گائیڈ وغیرہ میں شامل نہیں کیا جاسکتا۔

مصنفین: مس سبین اکبر اسسٹنٹ پروفیسر، بلوچستان یونیورسٹی آف انفارمیشن ٹیکنالوجی (BUIT)، کوئٹہ

مولانا محمد ہاشم کاکڑ پانیزئی (ایم اے۔ اسلامیات/عربی)

ذیشان ہاشمی (ایم اے۔ اسلامیات)

ایڈیٹر ـــــ پروفیسر ڈاکٹر غلام محمد جعفر

انٹرنل ریویو کمیٹی:

- ڈاکٹر امام الدین
- خالد محمود
- زبیدہ جبیں
- رضوانہ غنی
- پروفیسر عبدالباری ریئسانی

پراونشل ریویو کمیٹی:

- ڈاکٹر عبدالعلی
- سید مجید شاہ
- نعمان الحق صدیقی
- پروفیسر نذر محمد
- مسز رضیہ ابراہیم
- مس شائستہ خیر محمد
- عبدالخالق بغلانی

لے آؤٹ ـــــ امجد قادری

تیار کردہ: نیو کالج پبلی کیشنز (رجسٹرڈ) کوئٹہ

پرنٹر: ـــــ نیو کالج پبلی کیشنز (رجسٹرڈ) کوئٹہ

نگران طباعت: عبیداللہ مینگل (ماہر مضمون)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان
	باب اوّل ...... القرآن الکریم
5	قرآنِ مجید۔ تعارف اور فضائل
11	منتخب قرآنی آیات (۱ تا ۱۰) (ترجمہ وتشریح)
	باب دوئم ...... الحدیث
22	حدیث وسنت کا تعارف اور عملی زندگی پر اس کے اثرات
28	احادیث (۱ تا ۱۰)
	باب سوئم ...... موضوعاتی مطالعہ
37	(الف) ایمانیات اور عبادات
43	۱۔ عقیدۂ توحید
	۲۔ عقیدۂ رسالت
	نبوت ورسالت کا معنی ومفہوم، ضرورت نبوت ورسالت
	حُبِّ رسول، اطاعت اتباع، ختم نبوت
	(ب) سیرتِ طیبہ/ اسوۂ حسنہ
50	۱۔ بعثت نبوی ﷺ
54	۲۔ دعوت وتبلیغ
58	۳۔ ہجرت مدینہ اور غزوات
	(ج) اخلاق وآداب
77	۱۔ علم کی اہمیت وفضیلت
82	۲۔ اسلام میں خاندان کی اہمیت
	باب چہارم...... ہدایت کے سرچشمے/ مشاہیر اسلام
86	۱۔ حضرت امام حسینؓ
90	۲۔ حضرت ابوعبیدہ ابنِ الجراحؓ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

باب اوّل

القرآن الکریم

قرآنِ مجید۔ تعارف اور فضائل

ذٰلِکَ الۡکِتٰبُ لَا رَیۡبَ فِیۡہِ ۛ (سورۃ البقرۃ ۲:۲)

''اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے''

مقاصدِ تدریس

اس سبق میں آپ یہ موضوعات پڑھیں گے۔

- ☆ قرآنِ مجید کا مفصل تعارف
- ☆ قرآنِ مجید سے مسلمانوں کا تعلق
- ☆ قرآنِ مجید کی خصوصیات اور فضائل

تعارفِ قرآنِ مجید

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ یہ علم اور ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کلام کو حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعے اپنے آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل فرمایا۔ قرآن مجید سورتوں اور آیتوں کی شکل میں حضور ﷺ پر تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا اور تقریباً ۲۳ برسوں میں نزول کی تکمیل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی یہ کتاب مبین ۱۱۴ سورتوں، ۶۶۶۶ آیات، ۳۰ سپاروں اور ۷ منزلوں پر مشتمل ہے۔ قرآنِ مجید کی سب سے مختصر ترین سورت سورۃ الکوثر اور طویل ترین سورت سورۃ البقرۃ ہے۔ ساری کائنات میں یہ کتاب ایک ایسا زندہ معجزہ ہے جس کی نظیر پیش نہیں کی جاسکتی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ کتاب حکمت ہے، فلسفہ ہے، تاریخ ہے، ادب ہے، قوموں کے عروج وزوال کی داستان ہے۔ محکم اصولِ فطرت کا بیان ہے، دعوتِ غور وفکر ہے، دعوتِ عمل ہے، معاشرتی اور سماجی بہبود کی دستاویز ہے، انفرادی اصلاح کے لئے نسخہء کیمیا ہے، مایوسی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں روشنی کی کرن ہے، شفائے جسمانی اور روحانی ہے۔ اس میں زندگی گزارنے کا طریقہ ہے۔ خالق کائنات اور خود انسان کو سمجھنے کے لئے کتاب ہدایت ہے۔ اس کا پڑھنا باعثِ ثواب ہے۔ اس کا سمجھنا باعثِ ہدایت ہے اور اس پر عمل کرنا باعث نجات ہے۔ دنیا وآخرت کی کامیابی اس کے ساتھ وابستہ ہے۔

قرآن۔ معنی ومفہوم

قرآن کا لفظ قرأۃ سے مشتق ہے۔ جس کے معنی ہیں ''پڑھنا'' چونکہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام جب وحی لیکر آتے تو آنحضرت ﷺ کو پڑھ کر سنایا کرتے۔ اس لیے اسے قرآن کہا گیا۔

لفظ قرآن کے معنی ''مطالعہ کی جانے والی'' ۔ ''پڑھی جانے والی'' کے ہیں۔ چونکہ قرآنِ مجید دنیا میں سب سے زیادہ

پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اسے قرآن کہا۔ شرعی اصطلاح میں قرآن عزیز وہ الہامی کتاب ہے جو آخری نبی حضرت محمد ﷺ پر تقریباً ۲۳ برس کے عرصے میں وحی کی شکل میں نازل ہوئی۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کی طرف ہدایت ناموں کی آخری کڑی ہے۔

قرآن کریم کے نام

قرآن پاک کے اسماء کے بارے میں علماء کے کئی اقوال ہیں۔ ان میں سے کتاب البرہان کا بیان یہ ہے "قرآن پاک کے پچپن نام ایسے ہیں جو قرآن پاک سے ماخوذ ہیں۔ اس میں سے چند نام مندرجہ ذیل ہیں:

الکتاب

ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ۚ (سورۃ البقرۃ۔۲:۲)

ترجمہ: "اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے"

دنیا کی تمام کتابوں میں کتاب کہلانے کا مستحق صرف قرآن ہے۔

الفرقان (یہ کتاب سچ اور جھوٹ میں فرق کرتی ہے۔)

تَبٰرَکَ الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِہٖ لِیَکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا ۚ (سورۃ الفرقان۔۲۵:۱)

ترجمہ: "برکت والی ہے وہ ذات جس نے فیصلہ کی کتاب کو اپنے بندے پر اتاری تاکہ وہ دنیا جہان کو خبردار کرے"۔

النور

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ ۚ (سورۃ المائدہ۔۵:۱۵)

ترجمہ: "بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور آچکا ہے"

الشفاء

وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا ھُوَ شِفَآءٌ ۚ (بنی اسرائیل:۱۷:۸۲)

ترجمہ: "اور ہم وہ قرآن نازل کر رہے ہیں جو شفا ہے"

العلم

مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَ ھُمُ الْعِلْمُ ۚ (سورۃ الشوریٰ۔۴۲:۱۴)

ترجمہ:۔ "یہ کتاب سراپا علم و معرفت ہے"

البیان

عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ (سورۃ الرحمٰن۔۵۵:۴)

ترجمہ: ''اس نے اسے سکھلایا بات کرنا''

ہدایت دینے والی کتاب

وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ (سورۃ یونس۔۱۰:۵۷)

ترجمہ: ''یہ مومنوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے''۔

اسی طرح کہیں اسے ''حکیم'' یعنی حکمت سے بھرپور کہا گیا ہے۔ کہیں اسے ''مبارک'' یعنی بابرکت کہہ کر پکارا گیا ہے۔

قرآنِ مجید ایک ایسی جامع کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتی ہے اور اس کی یہ رہنمائی کسی خاص زمانے اور قوم کے لیے نہیں بلکہ قیامت تک تمام دنیائے انسانیت کے لیے ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہیں جو اس کتاب میں زیرِ بحث نہ آیا ہو۔ یہ کتاب عبادات' اخلاقیات' معاشیات' سیاسیات' معاشرت' تاریخ' عمرانیات اور موجودہ سائنسی علوم کی بنیاد اور اساس ہے۔ دنیا میں علم کا منبع ہی دراصل قرآن ہے۔

قرآنِ مجید سے مسلمانوں کا تعلق

ویسے تو قرآنِ مجید اللہ کی وہ کتاب ہے جو تمام بنی نوع انسان کی رشد و ہدایت کے لیے نازل کی گئی ہے۔ کوئی بھی انسان خواہ وہ کسی بھی مذہب اور مسلک سے تعلق رکھتا ہو اس کتابِ ہدایت سے رہنمائی لے سکتا ہے۔ مگر مسلمانوں کا اس کتاب سے تعلق کسی اور ہی قسم کا ہے۔ قرآن مجید سے ایک مسلمان کا تعلق بالکل ویسا ہی ہے جیسے جسم کا روح سے۔ قرآن نہیں تو اسلام نہیں۔ قرآن نہیں تو مسلمان روحِ اسلام سے محروم ہے۔ قرآن نہیں تو رشد و ہدایت نہیں۔ قرآن مجید مسلمانوں کی فلاح و بہبود کا وسیلہ ہے اور سربلندی اور خوشحالی کا یقینی ضابطہ ہے۔

آنحضرت ﷺ نے اپنے آخری حج کے موقع پر فرمایا تھا ''اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک اللہ کی کتاب قرآن اور دوسری میری سنت۔ تم جب تک انھیں تھامے رہو گے کبھی گمراہ نہیں ہوگے''۔ (موطا امام مالک)

فضائلِ قرآن

قرآنِ مجید ربِّ کائنات کی کتاب ہے جو بے مثال خصوصیات اور خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ (۱) قرآنِ مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری الہامی کتابِ ہدایت ہے جو روزِ قیامت تک انسانوں کو ہدایت دیتی رہے گی۔ اس کے بعد کوئی اور

کتاب نازل نہیں کی جائیگی۔ کیونکہ اس کتاب برحق میں انسانوں کی تمام مشکلات کا حل پیش کر دیا گیا ہے اور انسانوں کو مزید کسی الہامی کتاب کی ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔

(۲) لہٰذا اس کا قیامت کے دن تک محفوظ رہنا از حد ضروری ہے تا کہ ہر زمانے کا انسان اس سے ہدایت حاصل کرتا رہے۔ اس میں تبدیلی کے کسی بھی امکان سے بچنے کے لیے اس کی حفاظت کا ذمہ خود پروردگار عالم نے لیا ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوۡنَ ۝ (سورۃ الحجر۔۱۵:۹)

''بلاشبہ یہ ذکر (قرآن پاک) ہم نے نازل کیا ہے۔ اور ہم خود اس کے محافظ ہیں''۔

(۳) قرآنِ مجید فصاحت و بلاغت کا وہ شاہکار ہے جس کی مثال پوری دنیا میں نہیں ملتی۔ یہ ہر لحاظ سے سراپا اعجاز ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ قرآن کے مخالفوں کو دعوت دیتے ہیں کہ قرآن کی مانند ایک سورت ہی بنالاؤ۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِنۡ کُنۡتُمۡ فِیۡ رَیۡبٍ مِّمَّا نَزَّلۡنَا عَلٰی عَبۡدِنَا فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَۃٍ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ ۝ (سورۃ البقرۃ۔۲:۲۳)

''اور جو کتاب ہم نے اپنے بندے پر اُتاری ہے اگر تمہیں اس میں کوئی شک ہے تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ''۔

(۴) قرآنِ مجید ہدایت ربانی کا مکمل متن ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتی ہے۔ اس میں انسانی زندگی کی حقیقت، خیر و شر، حلال و حرام، اجر و ثواب، اخلاقی تعلیمات، عبادات، عبرت انگیز تاریخی واقعات، جہاد فی سبیل اللہ غرض ہر طرح کے مضامین ہیں۔ جن میں انسان کے لیے رہنمائی ہی رہنمائی ہے۔

(۵) قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا جو ایک زندہ زبان ہے۔ یہ زبان آج بھی دنیا کے بے شمار ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے اور دنیا کی بڑی زبانوں میں شمار ہوتی ہے۔

(۶) ان تمام خصوصیات سے بڑھ کر قرآن کا سب سے بڑا اعجاز اور امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے انسان کو یہ تصور دیا کہ دین اور دنیا دو مختلف چیزیں نہیں ہیں۔ دین دنیاوی زندگی اور آخرت کی زندگی کے لیے فلاح و نجات حاصل کرنے کے ذرائع فراہم کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قرآنِ مجید سیکھنے اور سکھانے کو بڑی نیکی قرار دیا اور اس انسان کو بہترین انسان قرار دیا جو قرآن سیکھتا ہے اور پھر اس کی تعلیمات کو اوروں تک منتقل کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کا فرمان ہے:

خَیۡرُ کُمۡ مَنۡ تَعَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ وَ عَلَّمَہٗ ۝ (ترمذی، فضائل القران)

''تم میں بہترین شخص وہ ہے جو قرآنِ کریم سیکھے اور اس کو سکھائے (یعنی اسے دوسروں کو پڑھائے)''

مشق

1۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات تحریر کریں۔

i) قرآنِ مجید کا ایک جامع تعارف اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

ii) قرآنِ مجید سے مسلمانوں کا تعلق کس قسم کا ہے؟ بیان کریں۔

iii) اللہ کی کتاب قرآن مجید فضائل اور خصوصیات سے بھرپور ہے۔آپ قرآنِ مجید کے چند فضائل لکھیں۔

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

i) اسلامی تعلیمات کا اصل سرچشمہ.................. ہے۔

ii) لفظ قرآن کے معنی.................. کے ہیں۔

iii) .... کے مطابق قرآنِ مجید کے پچپن نام ہیں۔

iv) بے شک یہ ذکر (قرآن) ہم نے نازل کیا اور ہم خود اس کے.................. ہیں۔

3۔ درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

i) اللہ تعالیٰ نے قرآن کے مخالفین کو دعوت دی ہے کہ قرآن جیسی ایک ہی سورت بنا لاؤ۔ ☐

ii) قرآن مجید اپنے اندر انسان کی تربیت و تزکیہ کی صلاحیت رکھتا ہے۔ ☐

iii) بائبل نے انسانوں کو یہ تصور دیا کہ دین اور دنیا دو مختلف چیزیں نہیں ہیں۔ ☐

iv) قرآنِ مجید کی آفاقیت اس کی ابدیت کی دلیل ہے۔ ☐

v) قرآن کا لفظ قرن سے مشتق ہے۔ ☐

4۔ ذیل میں ہر سوال کے چار جوابات دیئے گئے ہیں درست جواب کا انتخاب کریں۔

i) قرآن کا موضوع ہے:

(الف) جنت (ب) انسان (ج) نبی کریم ﷺ (د) مسلمان

ii) قرآن کریم کا نزول جاری رہا تقریباً:

(الف) ۱۰ سال (ب) ۱۳ سال (ج) ۲۳ سال (د) ۲۴ سال

iii) اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے۔

(الف) زبور (ب) تورات (ج) انجیل (د) قرآن مجید

(iv قرآن حکیم محفوظ ہے کیونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے۔

(الف) مسلمانوں نے (ب) صحابہ نے (ج) اللہ تعالیٰ نے (د) رسول اللہ ﷺ نے

(v قرآن کریم میں سورتوں کی تعداد ہے۔

(الف) ۳۰ (ب) ۷ (ج) ۶۶۶۶ (د) ۱۱۴

(vi قرآن مجید کا ایک نام نور ہے اس کے معنی ہیں:

(الف) حکمت والا (ب) عبرت اور نصیحت والا

(ج) روشنی اور ہدایت دکھانے والی (د) رحمت والا

(vii قرآن مجید کس مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا۔

(الف) محرم (ب) رمضان (ج) ربیع الاوّل (د) شعبان

5۔ ذیل میں دیئے گئے جملے کس کی طرف اشارہ کررہے ہیں؟

(i یہ بنی نوع انسان کی طرف ہدایت ناموں کی آخری کڑی ہے۔

(ii یہ دینِ اسلام کی بنیاد اور اساس ہے۔

(iii میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں انھیں تھامے رہو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔

(iv یہ ایک زندہ زبان ہے اور آج بھی دنیا کے کئی ممالک میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

(v اس کا نگہبان اللہ ہے۔

6۔ مختصر جواب تحریر کیجیے۔

(i اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب کی حفاظت کیوں فرمارہے ہیں؟

(ii قرآنِ مجید نے جاہل عربوں کی کایا پلٹ دی۔ یہ کس بات کا ثبوت ہے؟

(iii قرآن مجید کے چند نام معنی کے ساتھ لکھیے۔

منتخب قرآنی آیات

(ترجمہ وتشریح)

آیت نمبر......۱: (سورۃ البقرہ۔۲:۱۷۷)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ

لَيْسَ	الْبِرَّ	اَنْ	تُوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ	قِبَلَ	الْمَشْرِقِ	وَ	الْمَغْرِبِ	وَ لٰكِنَّ
نہیں	نیکی	کہ	تم کرلو	اپنے منہ	طرف	مشرق	اور	مغرب	اور لیکن

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو ، مگر

الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ النَّبِيّٖنَ ۚ وَاٰتَى الْمَالَ

الْبِرَّ	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ الْمَلٰٓئِكَةِ	وَ الْكِتٰبِ	وَ	النَّبِيّٖنَ	وَاٰتَى	الْمَالَ
نیکی	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور دن	آخرت	اور فرشتے	اور کتاب	اور	نبی (جمع)	اور دے	مال

نیکی یہ ہے جو ایمان لائے اللہ پر، اور یوم آخرت پر ، اور فرشتوں، اور کتابوں پر ، اور نبیوں پر، اور اس کی محبت

عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ۙ وَ السَّآئِلِيْنَ

عَلٰى حُبِّهٖ	ذَوِى الْقُرْبٰى	وَ الْيَتٰمٰى	وَ الْمَسٰكِيْنَ	وَ ابْنَ السَّبِيْلِ	وَ السَّآئِلِيْنَ
اس کی محبت پر	رشتہ دار	اور یتیم (جمع)	اور مسکین (جمع)	اور مسافر	اور سوال کرنے والے

پر مال دے رشتہ داروں کو ، اور یتیموں، اور مسکینوں کو، اور مسافروں کو، اور سوال کرنے والوں کو،

وَ فِى الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ

وَ فِى الرِّقَابِ	وَ اَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَ اٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَ الْمُوْفُوْنَ	بِعَهْدِهِمْ	اِذَا	عٰهَدُوْا
اور گردنوں میں	اور قائم کرے	نماز	اور ادا کرے	زکوٰۃ	اور پورا کرنے والے	اپنے وعدے	جب	وہ عہد کریں

اور گردنوں (کے آزاد کرانے) میں، اور نماز قائم کرے، اور زکوٰۃ ادا کرے، اور جب وہ وعدہ کریں تو اسے پورا کریں،

وَ الصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ وَ حِيْنَ الْبَاْسِ ۗ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا ۗ

وَ الصّٰبِرِيْنَ	فِى	الْبَاْسَآءِ	وَ الضَّرَّآءِ	وَ حِيْنَ	الْبَاْسِ	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	صَدَقُوْا
اور صبر کرنے والے	میں	سختی	اور تکلیف	اور وقت	جنگ	یہی لوگ	وہ جو کہ	انہوں نے سچ کہا

اور صبر کرنے والے سختی میں، اور تکلیف میں، اور جنگ کے وقت، یہی لوگ سچے ہیں،

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿۱۷۷﴾

وَ اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ
اور یہی لوگ	وہ	پرہیزگار

اور یہی لوگ پرہیزگار ہیں۔

تعارف :...... مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے دوسری سورت سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۷۷ ہے۔

سورۃ البقرۃ قرآنِ مجید کی طویل ترین سورت ہے۔ یہ مدنی سورت ہے۔ اس میں ۲۸۶ آیات اور ۴۰ رکوع ہیں۔

تشریح:...... ہر قوم اور ہر مذہب کا اپنا ایک مخصوص امتیازی شعار ہوتا ہے۔ جس کے بغیر اس کا تشخص قائم نہیں ہوسکتا۔ اسلام نے یہ شعار بیت اللہ قرار دیا۔ جبکہ یہودی اور عیسائی بیت المقدس کو قبلہ سمجھتے تھے کیونکہ ان کا قومی اور مذہبی تشخص بیت المقدس سے وابستہ تھا۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے صرف خانہ کعبہ (بیت اللہ) ہی قبلہ ہوسکتا تھا جو اس موحدِ اعظم کی یادگار اور توحیدِ خالص کا سب سے بڑا مظہر ہے۔

آنحضرت ﷺ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں تقریباً سولہ سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے رہے۔ اس کے بعد یکایک خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دے دیا گیا اور بیت اللہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا حکم آگیا۔ اس طرح مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس سے بدل کر بیت اللہ (خانہ کعبہ) ہوگیا۔ اس پر جاہل نادان اور متعصب لوگوں نے اعتراض کیا کہ قبلہ تبدیل کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ وہ یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ خدا کسی ایک ہی طرف جما بیٹھا ہے اور بس اسی سمت رُخ کرنے سے اس کی عبادت کی جاسکتی ہے۔ آیت کے پہلے حصے میں (نیکی مشرق و مغرب کی طرف منہ کر لینے میں ہی نہیں ہے) ان نادانوں کے اس اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔ ان کے دماغ تنگ تھے۔ نظر محدود تھی۔ وہ سمت اور مقام کے بندے بنے ہوئے تھے۔ ان کا گمان یہ تھا کہ خدا کسی خاص سمت میں مقید ہے۔ اس لیے ان کے جاہلانہ اعتراض کی تردید میں یہی فرمایا گیا کہ مشرق و مغرب سب اللہ کے ہیں۔ کسی سمت کو قبلہ قرار دینے کے معنی ہرگز یہ نہیں ہیں کہ اللہ صرف اسی جانب ہے۔

آیت کے اگلے حصے میں واضح کیا گیا کہ اصل نیکی تو ان عقائد پر ایمان رکھنا ہے جو اللہ نے بیان فرمائے اور ان اعمال و اخلاق کو اپنانا ہے جس کی تائید اس نے فرمائی ہے۔ پھر آگے ان عقائد و اعمال کا بیان ہے۔ اللہ پر ایمان یہ ہے کہ اسے اپنی ذات و صفات میں یکتا، تمام عیوب سے پاک و منزہ تسلیم کیا جائے۔ آخرت کے روزِ جزا ہونے، حشر و نشر اور جنت و دوزخ پر یقین رکھا جائے۔ الکتاب سے مراد تمام آسمانی کتابوں کی صداقت پر ایمان ہے اور فرشتوں اور تمام پیغمبروں پر یقین رکھا جائے۔ ان ایمانیات کے ساتھ ان اعمال کو اپنایا جائے جو اللہ کے ہاں پسندیدہ ہیں۔ نماز کی پابندی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی جائے۔ وعدہ خلافی ہرگز نہ کی جائے۔ جو لوگ ان باتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور یہ نیک اعمال کرتے ہیں وہی اللہ کے نزدیک سچے مومن اور اصل متقی ہیں۔

آیت نمبر......۲: (سورہ النساء۔۴:۱)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ خَلَقَ مِنْهَا

يٰٓاَيُّهَا	النَّاسُ	اتَّقُوْا	رَبَّكُمُ	الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ	نَّفْسٍ	وَّاحِدَةٍ	وَّ خَلَقَ	مِنْهَا
اے	لوگ	ڈرو	اپنا رب	وہ جس نے	تمہیں پیدا کیا	سے	جان	ایک	اور پیدا کیا	اس سے

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، جس نے تمہیں ایک جان (آدمؑ) سے پیدا کیا، اور اُسی سے اُس کا جوڑا پیدا

زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ

زَوْجَهَا	وَبَثَّ	مِنْهُمَا	رِجَالًا	كَثِيرًا	وَنِسَاءً	وَاتَّقُوا	اللَّهَ	الَّذِي	تَسَاءَلُونَ
جوڑا اس کا	اور پھیلائے	دونوں سے	مرد (جمع)	بہت	اور عورتیں	اور ڈرو	اللہ	وہ جو	آپس میں مانگتے ہو

کیا ' اور ان دونوں سے پھیلائے بہت سے مرد اور عورتیں ' اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر تم آپس میں مانگتے ہو

بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا ﴿١﴾

بِهِ	وَالْأَرْحَامَ	إِنَّ	اللَّهَ	كَانَ	عَلَيْكُمْ	رَقِيبًا
جس (کا اس کا)	اور رشتے	بیشک	اللہ	ہے	تم پر	نگہبان

اور (خیال رکھو) رشتوں کا ' بیشک اللہ ہے تم پر نگہبان۔

تعارف :......مندرجہ بالا آیتِ مبارکہ قرآن مجید کی ترتیب کے لحاظ سے چوتھی سورت سورۃ النساء کی آیت نمبر ا ہے۔ سورۃ النساء مدنی سورت ہے۔ اس میں ۱۷۶ آیات اور ۲۴ رکوعات ہیں۔

تشریح :......''ایک جان'' سے مراد ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ ''اس کا جوڑا'' سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کی زوجہ حضرت حوا علیہا السلام ہیں جنھیں حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کیا گیا۔ حضرت حوا' حضرت آدم علیہ السلام سے کس طرح پیدا ہوئیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے قول مروی ہے کہ حضرت حوا حضرت آدم علیہ السلام کی بائیں پسلی سے پیدا ہوئیں۔
ایک حدیث میں کہا گیا ہے کہ ''عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے''۔ قرآن کے الفاظ خَلَقَ مِنْهَا سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے۔ حضرت حوا کی تخلیق اسی نفسِ واحدہ سے ہوئی ہے جسے آدم کہا جاتا ہے۔ پھر ان دونوں میاں بیوی سے دنیا میں بہت سے مرد اور عورتیں پیدا ہوئیں۔

آیت کے اگلے حصے میں بنی نوع انسان کو حکم دیا گیا ہے کہ رشتے ناطے توڑنے سے گریز کرو۔ اس سے محرم اور غیر محرم دونوں رشتے مراد ہیں۔ رشتے ناطوں کا توڑنا گناہ کبیرہ ہے۔ جسے قطع رحمی کہتے ہیں۔ احادیث میں قرابت داریوں کو ہر صورت میں قائم رکھنے اور ان کے حقوق ادا کرنے کی بڑی تاکید اور فضیلت بیان کی گئی ہے۔ جسے صلہ رحمی کہا جاتا ہے۔ آیت کے آخری حصے میں اس بات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ تم اللہ سے کچھ چھپا نہیں سکتے ہو کیونکہ وہ ہر وقت تم پر نگرانی کر رہا ہے۔

آیت نمبر......۳: (سورۃ النساء۔۴:۲)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

وَآتُوا الْيَتَامَىٰ أَمْوَالَهُمْ ۖ وَلَا تَتَبَدَّلُوا الْخَبِيثَ بِالطَّيِّبِ ۖ وَلَا تَأْكُلُوا

وَآتُوا	الْيَتَامَىٰ	أَمْوَالَهُمْ	وَلَا	تَتَبَدَّلُوا	الْخَبِيثَ	بِالطَّيِّبِ	وَلَا	تَأْكُلُوا
اور دو	یتیم (جمع)	ان کے مال	اور نہ	بدلو	ناپاک	پاک سے	اور نہ	کھاؤ

اور یتیموں کو ان کے مال دو اور نہ بدلو ناپاک (حرام) کو پاک (حلال) سے ' اور ان کے مال

أَمْوَالَهُمْ إِلَىٰٓ أَمْوَالِكُمْ ۚ إِنَّهُۥ كَانَ حُوبًا كَبِيرًا ۝

أَمْوَالَهُمْ	إِلَىٰٓ	أَمْوَالِكُمْ	إِنَّهُۥ	كَانَ	حُوبًا	كَبِيرًا
ان کے مال	طرف (ساتھ)	اپنے مال	بیشک	ہے	گناہ	بڑا

نہ کھاؤ اپنے مالوں کے ساتھ (ملاکر)، بیشک یہ بڑا گناہ ہے۔

تشریح:...... مندرجہ بالا آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں سے مخاطب ہے جو یتیموں کی دیکھ بھال اور پرورش کا ذمہ اُٹھاتے ہیں۔ یہ اپنے بھی ہو سکتے ہیں اور پرائے بھی۔ انھیں حکم دیا گیا ہے کہ یتیم جب بالغ اور باشعور ہو جائیں تو ان کا مال ان کے حوالے کر دیا جائے۔ اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہ کی جائے کیونکہ وہ خیانت ہو جائیگی۔ آیت میں خبیث سے گھٹیا چیزیں اور طیب سے عمدہ چیزیں مراد ہیں۔ یعنی انھیں حکم دیا گیا ہے کہ ایسا نہ کرو کہ یتیموں کے مال سے اچھی چیزیں لے لو اور محض گنتی پوری کرنے کے لیے گھٹیا چیزیں ان کے بدلے میں رکھ دو۔ اسی طرح بددیانتی سے ان کا مال اپنے مال میں ملا کر کھانا بھی ممنوع ہے۔

اس آیت مبارکہ میں درحقیقت یتیموں کے حقوق کا تحفظ فرمایا گیا ہے۔ آیت کے آخر میں اس بات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ یہ کوئی عام بات نہیں ہے بلکہ اللہ کی نظر میں یہ بہت بڑا گناہ ہے اور اس کی بہت بڑی سزا ہے۔

آیت نمبر......۴: (سورۃ النساء۔۴:۳)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا۟ فِى ٱلْيَتَٰمَىٰ فَٱنكِحُوا۟ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ ٱلنِّسَآءِ

وَإِنْ	خِفْتُمْ	أَلَّا	تُقْسِطُوا۟	فِى	ٱلْيَتَٰمَىٰ	فَٱنكِحُوا۟	مَا	طَابَ	لَكُم	مِّنَ	ٱلنِّسَآءِ
اور اگر	تم ڈرو	کہ نہ	انصاف کرسکو گے	میں	یتیموں	تو نکاح کرلو	جو	پسند ہو	تمہیں	سے	عورتیں

اور اگر تم کو ڈر ہو کہ یتیم (لڑکیوں کے حق) میں انصاف نہ کرسکو گے تو نکاح کرلو جو عورتیں تمہیں بھلی لگیں، دو دو، اور

مَثْنَىٰ وَثُلَٰثَ وَرُبَٰعَ ۖ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا۟ فَوَٰحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ

مَثْنَىٰ	وَثُلَٰثَ	وَرُبَٰعَ	فَإِنْ	خِفْتُمْ	أَلَّا	تَعْدِلُوا۟	فَوَٰحِدَةً	أَوْ مَا	مَلَكَتْ
دو، دو	اور تین تین	اور چار، چار	پھر اگر	تمہیں اندیشہ ہو	کہ نہ	انصاف کرسکو گے	تو ایک ہی	یا جو	لونڈی جس کے تم

تین تین اور چار چار، پھر اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ انصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی، یا جس لونڈی کے تم مالک

أَيْمَٰنُكُمْ ۚ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰٓ أَلَّا تَعُولُوا۟ ۝

أَيْمَٰنُكُمْ	ذَٰلِكَ	أَدْنَىٰٓ	أَلَّا	تَعُولُوا۟
مالک ہو	یہ	قریب تر	کہ نہ	جھک پڑو

مالک ہو، یہ اس کے قریب ہے کہ نہ جھک پڑو۔

تشریح:...... اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں جو یتیم بچیاں لوگوں

کی سرپرستی میں ہوتی تھیں ان کے مال اور ان کے حسن و جمال کی وجہ سے وہ ان کے ساتھ خود نکاح کر لیا کرتے تھے اور پھر ان پر ظلم کیا کرتے تھے۔ اس پر ارشاد ہوا کہ اگر تمہیں اندیشہ ہے کہ تم یتیم بچیوں کے ساتھ انصاف نہ کرسکو گے تو دوسری عورتیں دنیا میں موجود ہیں۔ ان میں سے جو تمہیں پسند آئیں ان کے ساتھ نکاح کر لو مگر کسی یتیم اور بے سہارا لڑکی کا حق نہ مارو۔ بلکہ تمہیں اس بات کی بھی اجازت ہے کہ ایک کے بجائے دو سے تین سے حتیٰ کہ چار عورتوں تک سے تم نکاح کر سکتے ہو' بشرطیکہ ان کے درمیان انصاف کے تقاضے پورے کرسکو۔ ورنہ ایک ہی نکاح کرو۔ آیتِ مبارکہ میں یہ مفہوم بھی پوشیدہ ہے کہ ایک ہی عورت سے شادی کرنا کافی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی صورت میں انصاف کرنا بہت مشکل ہے۔ جس بیوی کی طرف قلبی میلان زیادہ ہوگا۔ ضروریاتِ زندگی کی فراہمی میں زیادہ توجہ بھی اسی کی طرف ہوگی۔ یوں بیویوں کے درمیان انصاف کرنا انتہائی مشکل ہو جائے گا اور شاید مرد اس میں ناکام ہی ہو جائے اور اللہ کے ہاں مجرم اور گنہگار قرار پائے۔ لہٰذا بہتر یہی ہے کہ ایک ہی بیوی پر اکتفا کیا جائے۔ لونڈیوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جو جنگ میں گرفتار ہوئیں اور حکومت کی جانب سے لوگوں میں تقسیم کر دی گئیں۔ ان سے نکاح کرنے کی اجازت ہے کیونکہ آزاد عورتوں کی نسبت ان عورتوں (لونڈیوں) کا بار اور ذمہ داریاں کم ہوتی ہیں۔

آیت مبارکہ کے آخری حصے میں فرمایا گیا ہے کہ اگر تم اس اصول کی پیروی کرو گے تو ناانصافی جیسے گناہ سے بچ جاؤ گے۔

آیت نمبر......۵: (سورۃ النساء۔۴:۴)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۭ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ

وَاٰتُوا	النِّسَآءَ	صَدُقٰتِهِنَّ	نِحْلَةً	فَاِنْ	طِبْنَ	لَكُمْ	عَنْ شَيْءٍ	مِّنْهُ	نَفْسًا	فَكُلُوْهُ
اور دے دو	عورتیں	ان کے مہر	خوشی سے	پھر اگر	خوشی سے چھوڑ دیں	تم کو	کچھ	اس سے	دل سے	تو اسے کھاؤ

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دے دو، پھر اگر وہ خوشی سے تمہیں چھوڑ دیں اس میں سے کچھ، تو اسے مزیدار

هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ۝٤
هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا
مزیدار، خوشگوار
خوشگوار سمجھ کر کھاؤ۔

تشریح:...... "مہر" نکاح کی ایک بنیادی شرط ہے اور اسے ادا کرنا مرد پر فرض رکھا گیا ہے۔ مندرجہ بالا آیتِ مبارکہ میں شوہروں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے مہر خوشی خوشی فرض جانتے ہوئے ادا کریں۔ نیز آیت میں اس بات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ مہر کی معافی کا تمام تر اختیار عورت ہی کو حاصل ہے۔ اس لیے اگر وہ معاف کر دے تو معاف ہو جاتا ہے لیکن اس معافی میں عورت کی خوشنودی اور دل کی رضا بے حد ضروری ہے۔ گھر کی فضا کو ایسا نہ بنایا جائے کہ کسی دباؤ اور لالچ سے

مجبور ہو کر عورت مہر معاف کر دے اور درحقیقت وہ مہر چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہو۔ لیکن اگر کوئی عورت اپنی خوشی اور مرضی سے اپنے خاوند کو اپنا مہر (پورا یا کچھ حصہ) معاف کر دیتی ہے تو اسلام اس مرد (خاوند) کو اجازت دیتا ہے کہ وہ اس مال (مہر) کو مزے سے کھا سکتا ہے۔ اس پر خاوند کی کوئی پکڑ نہیں ہوگی لیکن اگر بیوی کو جبراً مجبور کر کے مہر کو معاف کرایا گیا تو خاوند گنہگار ٹھہرے گا اور عذابِ الٰہی کا مستحق ہوگا۔

آیت نمبر......۶: (سورۃ النساء۴:۵)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَا تُؤۡتُوا السُّفَهَآءَ اَمۡوَالَكُمُ الَّتِىۡ جَعَلَ اللّٰهُ لَـكُمۡ قِيٰمًا وَّارۡزُقُوۡهُمۡ فِيۡهَا

وَلَا	تُؤۡتُوا	السُّفَهَآءَ	اَمۡوَالَكُمُ	الَّتِىۡ	جَعَلَ	اللّٰهُ	لَـكُمۡ	قِيٰمًا	وَّارۡزُقُوۡهُمۡ	فِيۡهَا
اور نہ	دو	بے عقل (جمع)	اپنے مال	جو	بنایا	اللہ	تمہارے لئے	سہارا	اور انہیں کھلاتے رہو	اس میں

اور نہ دو بے عقلوں کو اپنے مال جو اللہ نے تمہارے لئے سہارا (گزران کا ذریعہ) بنایا ہے اور انہیں اس سے کھلاتے اور

وَاكۡسُوۡهُمۡ وَقُوۡلُوۡا لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ﴿۵﴾

وَاكۡسُوۡهُمۡ	وَقُوۡلُوۡا	لَهُمۡ	قَوۡلًا	مَّعۡرُوۡفًا
اور انہیں پہناتے رہو	اور کہو	ان سے	بات	معقول

پہناتے رہو، اور کہو ان سے معقول بات۔

تشریح:......اس آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ یہ ہدایت دے رہے ہیں کہ جو مال زندگی کے لیے ضروری ہے جس کے بغیر زندہ رہنا ممکن نہیں ہے اور جسے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی بقاء اور قیام کے لیے ضروری قرار دیا ہے اسے بے عقل اور ناسمجھ لوگوں کے حوالے نہ کیا جائے کیونکہ وہ اپنی نادانی اور کم عقلی کی بناء پر اسے غلط طریقے سے استعمال کر کے پورے نظام کو بگاڑ دیں گے۔ یہ مال ایسے افراد کے ہاتھوں اور اختیار میں رہنا چاہیے جو اس کا درست استعمال کرنا جانتے ہوں تاکہ معاشرہ ترقی کی راہ پر گامزن رہے اس طرح کہ نہ نظامِ تمدن بگڑے، نہ ہی نظامِ معیشت میں کسی قسم کا بگاڑ پیدا ہو۔ اس ہدایتِ خداوندی کے مطابق چھوٹے پیمانے پر بھی ہر صاحبِ مال کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اپنا مال اس کے حوالے کرے جو اس کے استعمال کی صلاحیت رکھتا ہو اور بڑے پیمانے پر اسلامی حکومت کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اہل لوگوں کو بڑی ذمہ داریاں سونپے اور اختیارات کے درست استعمال پر کڑی نگاہ رکھے۔

آیت کے آخری حصے میں یہ تنبیہ بھی کی گئی ہے کہ نادان اور کم عقلوں کو مال و اسباب نہ دیا جائے مگر ان کی ضروریاتِ زندگی کا پورا پورا لحاظ و خیال رکھا جائے کیونکہ وہ بھی معاشرے کا ایک حصہ ہیں جو کسی حال میں بھی نظرانداز نہیں کیا جاسکتا ہے۔

آیت نمبر......۷: (سورۃ النساء۔ ۴:۶)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰٓى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْٓا

وَابْتَلُوا	الْيَتٰمٰى	حَتّٰى	اِذَا	بَلَغُوا	النِّكَاحَ	فَاِنْ	اٰنَسْتُمْ	مِّنْهُمْ	رُشْدًا	فَادْفَعُوْٓا
اور آزماتے رہو	یتیم (جمع)،	یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچیں	نکاح	پھر اگر	تم پاؤ	ان میں	صلاحیت	تو حوالے کر دو

اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں، پھر اگر ان میں صلاحیت (حسن تدبیر) پاؤ تو ان کے مال

اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَآ اِسْرَافًا وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ۭ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا

اِلَيْهِمْ	اَمْوَالَهُمْ	وَلَا	تَاْكُلُوْهَا	اِسْرَافًا	وَّبِدَارًا	اَنْ	يَّكْبَرُوْا	وَمَنْ	كَانَ	غَنِيًّا
ان کے	ان کے مال	اور نہ	وہ کھاؤ	ضرورت سے زیادہ	اور جلدی جلدی	کہ	وہ بڑے ہو جائیں گے	اور جو	ہو	غنی

ان کے حوالے کر دو، اور ان کا مال نہ کھاؤ ضرورت سے زیادہ اور جلدی (اس خیال سے) کہ وہ بڑے ہو جائیں گے، اور جو غنی ہو وہ

فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ فَاِذَا دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ

فَلْيَسْتَعْفِفْ	وَمَنْ	كَانَ	فَقِيْرًا	فَلْيَاْكُلْ	بِالْمَعْرُوْفِ	فَاِذَا	دَفَعْتُمْ	اِلَيْهِمْ	اَمْوَالَهُمْ
بچتا رہے	اور جو	ہو	حاجت مند	تو کھائے	دستور کے مطابق	پھر جب	حوالے کرو	ان کے	ان کے مال

(مال یتیم سے) بچتا رہے، اور جو حاجت مند ہو وہ دستور کے مطابق کھائے، پھر جب ان کے مال ان کے حوالے کرو،

فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ۭ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ۝

فَاَشْهِدُوْا	عَلَيْهِمْ	وَكَفٰى	بِاللّٰهِ	حَسِيْبًا
تو گواہ کر لو	ان پر	اور کافی	اللہ	حساب لینے والا

تو ان پر گواہ کر لو، اور اللہ کافی ہے حساب لینے والا۔

تشریح:...... آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ یتیموں کے متولیوں کو ہدایت دے رہا ہے کہ جب تک یتیم بچے/بچیاں سنِ بلوغ تک نہ پہنچ جائیں تم ان کی تربیت اور دیکھ بھال کرتے رہو اور جب وہ جوان اور باشعور ہو جائیں تو ان کی عقل کو دیکھ کر ان کی امانت (مال) ان کو واپس کر دی جائے۔ ساتھ یہ بھی ہدایت دی کہ ان کے مال کو جلدی جلدی اس ڈر سے نہ کھا جاؤ کہ وہ بڑے ہو کر تم سے اپنے مال کا تقاضا کریں۔ اس بات کو اللہ بددیانتی قرار دیتا ہے۔ آیت مبارکہ میں صاحب حیثیت متولی کا یتیم کی جائیداد کی دیکھ بھال اور نگرانی کے معاوضے کو وصول کرنا بھی خلافِ اخلاق قرار دیا گیا ہے جبکہ متولی اگر غریب مجبور اور تنگ دست ہو تو منصفانہ معاوضہ لینے کی اجازت دی گئی ہے۔

آیت کے آخری حصے میں متولیوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جب وہ یتیموں کو ان کے مال و اسباب لوٹائیں تو گواہوں کی موجودگی میں لوٹائیں تاکہ بعد میں کوئی کسی پر الزام نہ لگا سکے۔

آیت نمبر......۸: (سورۃ النساء۔۴:۷)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

لِلرِّجَالِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيۡبٌ مِّمَّا تَرَكَ

لِلرِّجَالِ	نَصِيۡبٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	الۡوَالِدٰنِ	وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ	وَلِلنِّسَآءِ	نَصِيۡبٌ	مِّمَّا	تَرَكَ
مردوں کے لئے	حصہ	اس سے جو	چھوڑا	ماں باپ	اور قرابت دار	اور عورتوں کے لئے	حصہ	اس سے جو	چھوڑا

مردوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو ماں باپ نے اور قرابت داروں نے چھوڑا، اور عورتوں کے لئے حصہ ہے اس میں سے جو

الۡوَالِدٰنِ وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ مِمَّا قَلَّ مِنۡهُ اَوۡ كَثُرَ‌ ؕ نَصِيۡبًا مَّفۡرُوۡضًا ۞

الۡوَالِدٰنِ	وَالۡاَقۡرَبُوۡنَ	مِمَّا	قَلَّ	مِنۡهُ	اَوۡ كَثُرَ	نَصِيۡبًا	مَّفۡرُوۡضًا
ماں باپ	اور قرابت دار	اس میں سے	تھوڑا	اس سے	یا زیادہ	حصہ	مقرر کیا ہوا

چھوڑا ماں باپ نے اور قرابتداروں نے، خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ حصہ مقرر کیا ہوا ہے۔

تشریح:...... آیتِ مبارکہ میں میراث کی تقسیم کے متعلق احکامات دیئے گئے ہیں اور بتایا گیا ہے کہ میراث صرف مردوں ہی کا حصہ نہیں ہے بلکہ عورتیں بھی اس کی حقدار ہیں۔ کیونکہ اسلام سے قبل ایک یہ ظلم بھی روا رکھا جاتا تھا کہ عورتوں اور چھوٹے بچوں کو وراثت سے حصہ نہیں دیا جاتا تھا اور صرف بڑے لڑکے جو لڑنے کے قابل ہوتے سارے مال کے وارث قرار پاتے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مردوں کی طرح عورتیں بھی اپنے والدین اور اقارب کے مال میں حصہ دار ہوں گی۔ انھیں کسی بھی قیمت پر محروم نہیں رکھا جائے گا۔ خواہ وہ میراث (مال) کتنی ہی کم کیوں نہ ہو۔

آیت کے آخری حصے میں فرمایا گیا ہے کہ میراث میں عورتوں اور مردوں کا حصہ اللہ نے مقرر کیا ہے۔ اسے کوئی انسان تبدیل نہیں کرسکتا ہے۔ جو بھی اس میں تبدیلی کرے گا یا اس کا انکار کرے گا تو وہ اللہ کے مقرر کیے ہوئے قانون کو نہ ماننے کے مترادف ہوگا اور اس طرح وہ ایک بڑے گناہ کا ارتکاب کرے گا۔

آیت نمبر......۹: (سورۃ النساء۔۴:۸)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَاِذَا حَضَرَ الۡقِسۡمَةَ اُولُوا الۡقُرۡبٰى وَالۡيَتٰمٰى وَالۡمَسٰكِيۡنُ فَارۡزُقُوۡهُمۡ مِّنۡهُ وَقُوۡلُوۡا

وَاِذَا	حَضَرَ	الۡقِسۡمَةَ	اُولُوا الۡقُرۡبٰى	وَالۡيَتٰمٰى	وَالۡمَسٰكِيۡنُ	فَارۡزُقُوۡهُمۡ	مِّنۡهُ	وَقُوۡلُوۡا
اور جب	حاضر ہوں	تقسیم کے وقت	رشتہ دار	اور یتیم	اور مسکین	(تو انہیں کھلا دو وغیرہ)	اس سے	اور کہو

اور جب حاضر ہوں تقسیم کے وقت رشتہ دار، اور یتیم، اور مسکین تو اس میں سے انہیں بھی (کچھ) دیدو اور کہو

لَهُمۡ قَوۡلًا مَّعۡرُوۡفًا ۞

لَهُمۡ	قَوۡلًا	مَّعۡرُوۡفًا
ان سے	بات	اچھی

ان سے اچھی بات۔

تشریح:......مندرجہ بالا آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ میت کے وارثوں کو ایک بہت ہی اہم اخلاقی ہدایت دے رہے ہیں کہ امداد کے مستحق رشتہ داروں اور کنبہ کے یتیموں اور مسکینوں میں سے جو لوگ وراثت میں حصہ دار نہ ہوں انھیں بھی تقسیم کے وقت کچھ دے دو یعنی ان کی مدد کرو۔ دولت اور مال کو دیکھ کر قارون وفرعون نہ بن جاؤ بلکہ ان سے اچھے طریقے سے بات کرو ان کے ساتھ ہمدردی اور محبت کا سلوک کرو نہ کہ انھیں جھڑکو۔ یہ درست ہے کہ شریعت کی رو سے میراث میں ان کا حصہ نہیں ہے مگر تم وسعتِ قلب سے کام لیتے ہوئے انھیں کچھ نہ کچھ دے دو اور کم ظرف لوگوں کی طرح ان کے ساتھ بداخلاقی سے پیش نہ آؤ۔

آیت نمبر......۱۰: (سورۃ النساء ۴:۹)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلۡیَخۡشَ الَّذِیۡنَ لَوۡ تَرَکُوۡا مِنۡ خَلۡفِہِمۡ ذُرِّیَّۃً ضِعٰفًا خَافُوۡا عَلَیۡہِمۡ

وَلۡیَخۡشَ	الَّذِیۡنَ	لَوۡ تَرَکُوۡا	مِنۡ	خَلۡفِہِمۡ	ذُرِّیَّۃً	ضِعٰفًا	خَافُوۡا	عَلَیۡہِمۡ
اور چاہیے کہ ڈریں	وہ لوگ	اگر چھوڑ جائیں	سے	اپنے پیچھے	اولاد	ناتواں	انہیں فکر ہو	ان کا

اور چاہیے کہ وہ لوگ ڈریں کہ اگر وہ چھوڑ جائیں اپنے پیچھے ناتواں اولاد تو انہیں ان کی فکر ہو بس چاہیے کہ

فَلۡیَتَّقُوا اللّٰہَ وَلۡیَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ﴿۹﴾

فَلۡیَتَّقُوا	اللّٰہَ	وَلۡیَقُوۡلُوۡا	قَوۡلًا	سَدِیۡدًا
بس چاہیے کہ وہ ڈریں	اللہ	اور چاہیے کہ کہیں	بات	سیدھی

وہ اللہ سے ڈریں، اور چاہیے کہ بات کہیں سیدھی۔

تشریح:......آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ یتیموں کے والیوں اور سرپرستوں کو نصیحت کر رہے ہیں کہ ان کے زیرِ کفالت جو یتیم ہیں ان کے ساتھ وہ ایسا سلوک کریں جو وہ اپنے بچوں کے ساتھ اپنے مرنے کے بعد کیا جانا پسند کرتے ہیں۔ وہ کبھی نہیں چاہیں گے کہ کوئی ان کی اولاد کے ساتھ زیادتی کرے، ان کا حق مارے، ان کے مال کو ہڑپ کر جائے اور ان پر ظلم وستم کرے۔ تو جب وہ اپنے بچوں کے متعلق ایسی سوچ رکھتے ہیں تو انھیں چاہیے کہ وہ دوسروں کے بے سہارا بچوں کا بھی ایسے ہی خیال رکھیں۔

کی حکومت نیکی کے فروغ کے لیے کوشاں رہتی ہے اور وہ نہ صرف خود برائیوں سے بچتے ہیں بلکہ اپنی قوت اور اختیار استعمال کرتے ہوئے برائیوں کا خاتمہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ وہ ہر طرح سے لوگوں کو برائیوں سے محفوظ رہنے کی ترغیب دلاتے ہیں۔

آیت کے آخری حصے میں اس بات کی وضاحت بھی کر دی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر کائنات میں ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا ہے یعنی وہ جسے چاہتا ہے اقتدار بخشتا ہے۔

مشق

1۔ ذیل میں دیئے گئے سوالات کے جوابات اپنی کاپیوں پر تحریر کریں۔

i) سورۃ البقرۃ کی آیت نمبر ۱۷۷ کی روشنی میں اہلِ ایمان کی بیان کردہ صفات پر روشنی ڈالیں۔

ii) سورۃ النساء میں یتیموں کے اموال کے متعلق سرپرستوں کو کیا ہدایات دی گئی ہیں؟ تفصیل سے بیان کریں۔

iii) مہر کسے کہتے ہیں؟ دینِ اسلام شوہروں کو مہر کی ادائیگی کے متعلق کیا حکم دیتا ہے؟ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۴ کی روشنی میں وضاحت کریں۔

iv) دینِ اسلام نے وراثت (میراث) میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کا حصہ بھی مقرر فرمایا ہے۔ سورۃ النساء کی آیت نمبر ۷ کی روشنی میں وضاحت کریں۔

v) یتیم بچوں اور بچیوں کی تربیت کے متعلق قرآنی احکامات کی تفصیل بیان کریں۔

2۔ خالی جگہ پُر کریں۔

i) آنحضرت ﷺ ہجرت کے بعد مدینہ منورہ میں تقریباً .... ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھتے رہے۔

ii) اے لوگو! اپنے ربّ سے ڈرو جس نے تمہیں .... سے پیدا کیا۔

iii) رشتے ناطوں کا توڑنا گناہ .... ہے۔

iv) اچھے مال کو .... مال سے نہ بدل لو۔

v) دینِ اسلام نے یتیموں کے حقوق کا .... فرمایا ہے۔

vi) ایک مسلمان ایک وقت میں زیادہ سے زیادہ .... عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے۔

vii) ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اجازت اس شرط کے ساتھ دی گئی ہے کہ تمام بیویوں کے ساتھ .... کیا جائے۔

viii) .... مہر کو معاف کرنے کا حق رکھتی ہے۔

(ix اگر بیوی کو جبراً مجبور کر کے مہر معاف کرایا جائے تو شوہر .... ٹھہرے گا۔

(x مہر نکاح کی بنیادی .... ہے۔

(xi بے عقل لوگ اپنی نادانی کی وجہ سے مال کو .... کر دیتے ہیں۔

(xii صاحبِ حیثیت متولی کا یتیم کی دیکھ بھال اور پرورش کے عوض معاوضہ قبول کرنا خلافِ .... ہے۔

(xiii اگر یتیم کا متولی تنگ دست ہو تو وہ .... معاوضہ لے سکتا ہے۔

(xiv مرد اور عورتیں دونوں وراثت (میراث) میں .... ہیں۔

2۔ درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

(i اصل نیکی یہ ہے کہ انسان مشرق یا مغرب کی طرف منہ کر لے۔ ☐

(ii ایک سے زیادہ نکاح کی اجازت انصاف کی شرط کے ساتھ ہے۔ ☐

(iii حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا ''خدا کی قسم مجھے رسولِ خدا ﷺ اپنے نفس سے زیادہ محبوب ہیں''۔ ☐

(iv مہر نکاح کی آخری شرط ہے۔ ☐

(v میراث میں عورتوں اور مردوں کا حصہ اللہ نے مقرر کیا ہے۔ ☐

3۔ ذیل میں دیئے گئے جملے کس کی طرف اشارہ کر رہے ہیں؟

(i یہ نکاح کی بنیادی شرط ہے اور اسے ادا کرنا ہر مرد پر فرض رکھا گیا ہے۔

(ii ان کے سنِ بلوغ تک پہنچنے تک ان کی دیکھ بھال اور تربیت کرتے رہو۔

(iii اس مال میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کا بھی حصہ ہے۔

(iv اس مال میں سے رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں کو بھی دیا جا سکتا ہے۔

(v کم ظرف لوگوں کی طرح ان کے ساتھ بداخلاقی سے پیش نہ آؤ۔

4۔ ذیل میں پوچھے گئے سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(i ''ساری اچھائی (نیکی) مشرق و مغرب کی طرف منہ کر لینے ہی میں نہیں'' اس ارشادِ پاک کا مختصر مطلب بیان کریں۔

(ii ایک سے زیادہ نکاح کی اجازت کس شرط کے ساتھ ہے؟

(iii مہر کیا چیز ہے؟

(iv ''بے عقل لوگوں کو اپنا مال نہ دے دو'' اس آیتِ مبارکہ میں بے عقل لوگوں سے کیا مراد ہے؟

(v یتیموں کو ان کے مال لوٹاتے ہوئے گواہ بنا لینے کا حکم کیوں دیا گیا ہے؟

(vi میراث میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کا بھی حصہ رکھا گیا ہے۔ کیوں؟ وجہ بیان کریں۔

(vii اگر کسی یتیم کا متولی تنگ دست ہو تو اسے کیا کرنا چاہیے؟